OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 5, Issue 1 (January-March 2022)

کمالِ انسانیت: محبت واحترامِ انسانیت سے متعلق خصائص کا سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں ایک مطالعہ

The Perfection of Humanity: A Study of the Traits Related to Love and Respect for Humanity in the Context of the Prophetic *Sīra*

Dr. Sultan Sikandar

Assistant Professor Islamic Studies Govt Islamia Graduate College Railway Road Lahore

Dr. Naseer Ahmad

Assistant Professor Islamic Studies Govt. M.A.O. Graduate College, Lahore

Abstract

Man is a beautiful masterpiece of nature. By dint of his best fashion, having dignity and glory, blessed with reason and intellect, universe submitting to him, heir of knowledge and intuition and deserves vicegerency of Allah due to his service to mankind. Due to dignity and honor, sanctity of life, property and honor granted to him. Even the dignity if the blood of a believer is greater than the dignity of Kaaba. God created him, breathed into him His Spirit and gave him reason and logic. The secret of human dignity and superiority lies in the fact that he loves mankind and this love is also reciprocated by Allah. The key to success in all works of life is to respect and favor humankind. Security of human life, wealth and honor, proximity to God, salvation in the Afterlife, promotion of science and arts, nurturing and inculcating high moral values are not possible without establishing peace. It is indispensable to ensure non-violence, dignity of human life and love for all fellow human beings to make this world a center of love and peace.

Keywords: Accomplishment of Mankind, Dignity, Glory, Vicegerency, moral values

CC BY

تمہید

انسان قدرت کا حسین شاہکار ہے۔جو کائنات عالم میں اللہ کریم کے حسن تخلیق کا مظہر اتم اور جملہ مخلوقات میں مرکز و محور کی حیثیت کا حامل ہے۔حضرت انسان احسن تقویم کا مظہر، عظمت و تکریم کا حامل، عقل و خرد سے مزین اور علم و عرفان کا وارث ہے۔تمام مخلوقات میں سے عظمت و تکریم کی بنا پر صرف انسانی مال، جان اور عزت و آبرو کو حرمت بخشی گئی ہے۔جو شعائر اللہ کی حرمت پر بھی غالب ہے۔خالق کائنات نے اسے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا، اس میں اپنی روح پھونکی، اسے عقل و شعور سے نواز کر اپنی معرفت کا جام پلایا۔انسانی عظمت و برتری کا راز خلق خدا سے محبت اور اسے نفع پہنچانا ہے، رسالتمآب ﷺ نے فرمایا: ”خیر الناس من ینفع الناس[1]“۔ ”تمام انسانوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے“۔اہل درد اور اہل محبت کا قلب قدرت کے انوار و تجلیات کے نزول کا مرکز ہے۔ہر میدان میں کامیابی کی کلید تکریم انسانیت اور محبت خلق ہے۔ایمان کی سلامتی، جان و مال اور عزت کا تحفظ، پروردگار کا قرب و معرفت، اخروی فلاح و نجات، تسخیر کائنات کا حصول، علوم و فنون کی ترقی و اشاعت، اور اخلاقی اقدار کا فروغ امن و امان کے قیام کے بغیر ناممکن ہے۔دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے عدم تشدد، تکریم انسانیت اور محبت خلق کے جذبات کا فروغ ناگزیر ہے۔

بہترین تخلیق

انسانی وجود کائنات کا عکس ہے انسانی تخلیق انہی قوانین کے مطابق ہے جن کے مطابق کائنات کی تخلیق عمل میں لائی گئی ہے۔بنی نوع انسان قدرت کے کمالات کا مظہر ہے، جس کی تخلیق کا ایک مقصد قدرت باری تعالیٰ کی جلوہ نمائی ہے۔انسان خلاصہ کائنات ہے اور اپنی ذات میں کائنات کے تمام مدارج اور مظاہر سموئے ہوئے ہے۔اسلام عظمت آدم کا مبلغ ہے اور متعدد دیگر مخلوقات پر اس کی برتری کا اعلان کرتا ہے اور اسے زمین پر خدا کا خلیفہ تصور کرتا ہے۔انسان کا ضعف اور مجبوری میں پیدا کیا جانا ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ارشاد ربانی ہے: ” اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ[2] “۔”اللہ ہے جس نے تمہیں ابتداء میں کمزور بنایا“۔تاہم اس میں قدرت نے وہ کمال رکھا ہے کہ اپنے سے ہزار درجے بلند و طاقتور کو اپنے تابع کر لیتا ہے۔جملہ مخلوقات میں سے حضرت انسان کو احسن تخلیق سے نوازا گیا ہے۔انسانی تخلیق کے حسن و جمال کی خالق کائنات نے خود قسم کھائی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ[3]“ ”بیشک یقینا ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا“۔

عقل و دانش

فکر و فہم اور علم و عقل کی بلند پایہ صلاحیتیں انسانیت ہی کا خاصہ ہے۔تسخیر کائنات کے اسباب میں ایک قابل قدر سبب عقل و دانش کا عطا کیا جانا ہے۔بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت و بزرگی دی گئی ہے۔ارشاد خداوندی ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنَاہُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاہُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاہُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً[4]“۔”بے شک ہم نے (اپنے فضل سے) انسان کو بزرگی سے نوازا اور اسے خشکی و تری میں سواریاں عنائیت فرمائیں، اور ان کو پاکیزہ چیزیں بطور رزق عطا کیں اور ان کو اپنی بہت ساری مخلوقات پر برتری عطا کی“۔قدرت نے انسان کو حواس کے ساتھ عقل و خرد سے نواز کر زمین میں اپنی نیابت سے نوازا اور اپنی کثیر مخلوقات پر شرف و عظمت عطا فرمائی ہے۔کون و مکان کی وسعتیں انسان کی

گزر ٹھہریں، اس کی منزل افلاک سے بھی آگے ہے ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ اس تصور کو خوبصورتی سے الفاظ کا جامہ یوں پہناتے ہیں:

"وسعت ایام جولانگاہ او آسمان موجے ز گرد راہ او[5]"۔

انسانوں کو بلند ہمتی کا پیغام دیتے ہوئے ایک موقع پر علامہ کہتے ہیں:

"بلند تر ز سپہر است منزل من و تو
براہ قافلہ خورشید میل فرسنگ است[6]"۔

کائنات ارض و سماء میں قدرت کی تخلیق کردہ تمام اشیاء سے مستفید ہونے کی غرض سے انسان اپنی عقل و خرد کی بدولت نت نئی ایجادات کرتا ہے، خشکی و تری کی ہر چیز سے استفادہ کرتا ہے، نئے نئے علوم و فنون اور ان کے تجربات انسانی عظمت کا اعلان کرتے ہیں۔ تسخیر کائنات کا یہ سفر لمحہ بالمحہ تیز تر ہو رہا ہے۔

قرآن وسنت اور تکریم انسانیت

اسلام کا شرفِ انسانیت کا تصور پوری بنی نوع انسانیت کو محیط ہے۔ جس کے مسلم و غیر مسلم سبھی مستحق ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ربانی ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ[7]"۔ اور بے شک ہم نے بنی نوع انسان کو فضیلت سے نوازا ہے" ۔جبکہ سورۃ الحجرات میں ارشاد مبارک ہے:" يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا[8] "۔اے لوگو بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد و عورت سے تخلیق کیا ہے اور تمہاری قومیں اور برادریاں بنائی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو" ۔سورۃ الحجرات میں مزید ارشاد مبارک ہے: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ[9]"۔ اے اہل ایمان کوئی ایک قوم دوسری قوم سے مذاق نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ (جن سے مذاق کیا گیا وہ) ان سے بہتر ہوں" ۔

انسانی خوراک

کائنات ارضی میں بسنے والی جملہ مخلوق اپنے رزق و خوارک کے حصول کے لیے قدرت کی پیدا کردہ اجناس و حیوانات پر اکتفا کرتے ہیں، تاہم انسان ان اجناس و حیوانات سے مستفید ہونے کے لیے ان کی ہیئت و کیفیت بدل کر ان سے اپنے مطلوبہ فوائد حاصل کرتا ہے۔ تمام ذی روح خوراک کے حصول کے لیے جھکتے ہیں، رزق کو گویا سجدہ کر رہے ہوں، تاہم حضرت انسان کا شرف یہ ہے کہ خوراک اس کا لقمہ بننے کے لیے بلندی کا سفر طے کرتی ہے۔ یوں انسان خوارک کو لقمہ بنانے کے لیے جھکتا نہیں البتہ کھانے والی چیز کو بلندی مل جاتی ہے۔ انسانی عظمت کو شرف کے بیان میں قرآن ناطق ہے: وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا[10]"۔"اور آسمانوں، زمین کی تمام چیزوں کو ہم نے تمہارے نفع کے لیے تمہارا تابع کر دیا ہے" ۔ سورۃ بنی اسرائیل کی شرف انسانیت والی آیت مبارکہ نمبر ۷۰ کی تفسیر کے تحت مولانا وحید الدین خان کے مطابق قدرت نے انسانوں کے لیے اس دنیا میں رزق کا شاہانہ انتظام کیا گیا ہے کہ درختوں کے پتے شمسی انرجی کو کیمیائی انرجی میں تبدیل کرکے انسان کی غذا تیار کرتے ہیں، جانور گھاس کھا کر انسان کے لیے دودھ اور گوشت بناتے ہیں، شہد کی مکھیاں شب و روز دنیا بھر کے مختلف پھولوں کا رس چوس کر انسانوں کے لیے شہد کا ذخیرہ جمع کرتی ہیں، ایسے ہی ہر مخلوق انسان کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے[11]۔

جسمانی اور روحانی بزرگی

انسان کی بزرگی دو اقسام کی ہے، ایک جسمانی اور دوسری روحانی۔ جسمانی بزرگی سب انسانوں کو حاصل ہے جس میں مسلمان اور کافر سب شامل ہیں کہ دست قدرت سے ان کا خمیر تیار کرنا، رحمِ مادر میں صورت بنانا، تقویم کی خوبصورتی ملنا، ان کے مزاج کا قریب اعتدال ہونا، قد کی راستی اور دونوں ہاتھ سے چیز لینا، انگلیوں سے کھانا، داڑھی اور گیسوؤں سے زینت ملنا، عقل سے صحیح و غلط کا فرق کرنا، قوت گویائی نصیب ہونا اور اسباب معیشت پانا، وغیرہ سب انسانوں کو حاصل ہے، رہی روحانی بزرگی تو وہ بھی مزید دو قسموں پر ہے، ایک عام اور دوسری خاص: عام میں تو مومن اور کافر دونوں شریک ہیں جیسے ان میں روح پھونکنا، آدم علیہ السلام کی پشت سے نکلنا، قول "الست" سنایا جانا، جواب میں "بلی" کہنا، بندگی پر عہد باندھنا، فطرت پر پیدا کیا جانا، ان کے پاس رسولوں کو بھیجا جانا، ان کے واسطے کتابیں نازل کرنا، جنت کے ثواب کی ترغیب اور دوزخ کے عذاب کی تخویف، ان کے واسطے قدرت کے آثار اور دلائل اور معجزات کا ظاہر کرنا وغیرہ مومن و کافر کو نصیب ہے تاہم خاص روحانی بزرگی وہ ہے، جس کے سبب سے انبیاء اولیاء، مومنوں کو بزرگ کیا گیا ہے، وہ نبوت، رسالت، ولایت، ہدایت، ایمان، اسلام، ارشاد، اکمال، اخلاق، آداب اور دیگر کثیر کرامتوں سے نوازا جاتا ہے، جو صرف اہل ایمان کا خاصہ ہے۔

امن وسکون کا عبادت پر مقدم ہونا

انسانی زندگی میں امن و امان کا قیام و حصول انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ جملہ انسانی افعال کی صحت کا مدار ذہنی اور قلبی سکون پر منحصر ہے، اور ذہنی قلبی اطمینان کا حصول امن و امان کے قیام پر موقوف ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے باری تعالیٰ کی بندگی سے پہلے امن امان کو ذکر کیا ہے۔ حضرت خلیل اللہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے اللہ کریم کا ارشاد ہے: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ [12]"۔ اور اے محبوب وہ وقت یاد کیجیے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا کرنے سے محفوظ رکھ"۔

انسانوں کا باہمی تعلق

تمام انسانوں کا باہمی تعلق اس نکتہ پر استوار ہونا چاہیے کہ سب انسان اللہ کریم کی صفت خلق کا شاہکار ہیں اور ان میں کسی بھی انسان کی بے عزتی یا اس سے بدسلوکی اللہ تعالیٰ عزوجل کی ناراضگی کا باعث ہے۔ تمام مذہب کی تعلیمات میں مشترکہ مقام محبت و الفت کا نظریہ ہے۔ اسلام مثالی انسان کا تصور پیش کرتا ہے جو دیگر کی بنسبت ارفع واعلی ہے۔ کہ انسان کی خدمت کے لیے جملہ مخلوقات تخلیق کی گئی ہیں لہذا انسانیت کی خدمت اور انسان سے محبت کے سبب بندے کو اپنا مقصود اپنے خالق کی معرفت بنانا چاہیے۔ کائنات کے حسن و جمال میں دل لگانے کی بجائے اسے خالق کی معرفت کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ چونکہ تمام انسان اولاد آدم ہیں اس لیے کسی ایک کو دوسرے پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ، وَخَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ [13] تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا"۔

امن اور مذاہب عالم

انسانی حقوق کے حوالے سے اگر مذاہبِ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو دنیا بھر کے تمام مذاہب انسان کو عزت و تکریم اور شرف عطا کرتے ہیں۔ اسے مرکز کائنات اور وجہ تخلیق کائنات قرار دیتے ہیں۔ باہمی معاملات میں ایک دوسرے کے حقوق کا پاس کرنے

کا حکم دیتے ہیں۔ بالخصوص اسلام لوگوں میں عالمگیر انسانی اقدار کے علاوہ ایسے اوصاف کا خواہاں ہے جو تقویٰ، خشیت، انابت، تضرع وغیرہ کو متضمن ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثتِ مبارکہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد حسن اخلاق کی تکمیل بیان فرمایا ہے: بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ[14]" بے شک مجھے بہترین عادات کی تکمیل کی خاطر رسول بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

نبی رحمت کی مخلوق پر رحمت

کائنات میں اللہ کریم کی ذات کے بعد تمام مخلوقات پر سب سے زیادہ مہربان نبی رحمت ﷺ ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ جملہ مذاہب کے پیروکاروں سے شفقت اور محبت کا سلوک کیا آپ کی اسی رحمت و نرمی کا نتیجہ تھا کہ دشمن بھی آپ کی صفت رحمت کے قائل تھے۔ نبی مکرم ﷺ کی پوری زندگی رحم و کرم سے عبارت ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ[15]"۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا" ۔ جناب رحمتِ عالم، نور مجسم ﷺ امن و احترام کے جذبات کو اس قدر محبوب رکھتے تھے کہ جب آپ ﷺ کے ہاں کسی صحابی کا نام ذکر کیا جاتا کہ جس نام میں نامناسب معانی پائے جاتے تو آپ ﷺ اس نام کو بدل کر خوبصورت نام رکھ دیتے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ[16]" آپ ﷺ برا نام (اچھے نام کے ساتھ) بدل دیا کرتے تھے" خود نواسہ رسول ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک حسن بھی حرب نام کی جگہ نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا[17]۔ ایسے ہی جناب زید بن مہلہل کو ان کی گھوڑ سواری میں شہرت کی بنا پر زید الخیل کا نام دیا گیا تھا، لیکن نبی رحمت ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھ دیا[18]۔ تکریم انسانیت پیغام خداوندی ہے۔ جناب رحمِ عالم ﷺ نے عملی طور تکریم انسانیت کے قابل تقلید مثالیں چھوڑیں ہیں۔ صحیح مسلم میں کتاب الجہاد والسیر کے تحت حضور ﷺ کی قید میں آکر آپ ﷺ کے مشفقانہ سلوک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے کے حوالے سے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ثمامہ بن آثال کا واقعہ مروی ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے اہل یمامہ کے سردار ثمامہ بن اُثال قید کر کے مسجد نبوی میں باندھ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے حسن سلوک کرتے ہوئے اسے جب رہا کر دیا۔ تو وہ قبول اسلام کے بعد گویا ہوا: وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الوُجُوهِ إِلَيَّ 19"۔ اللہ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ ﷺ کے چہرے سے زیادہ قابل نفرت نہ تھا اور اس حسن سلوک کے بعد آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مجھے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے" ۔

نبی رحمت اور تعلیماتِ رحمت

محسنِ انسانیت ﷺ دورانِ جنگ بھی احترامِ انسانیت کے پیش نظر عورتوں، بچوں، بوڑھوں، معذوروں اور مذہبی رہنماؤں سے حسن سلوک کا حکم فرماتے۔ معاشرے میں کمزوروں پر شفقت و رحمت کے حوالے سے رحمت عالم ﷺ کی حضرت بلال بن رباح، حضرت صہیب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم سے محبت و حسن سلوک، انسانیت کی تکریم کی ایک روشن مثال ہے۔ محبوب خدا ﷺ نہ صرف اہل اسلام کا احترام کرتے تھے بلکہ انسان ہونے کے ناطے غیر مسلموں سے بھی حسن سلوک کا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مقام قادسیہ میں سہل بن حنیف اور قیس بن سعد کے سامنے سے ایک غیر مسلم (ذمی) کا جنازہ گزرا تو وہ دونوں حضرات انسانی تکریم کی غرض سے کھڑے ہو گئے۔ ان سے جب کہا گیا کہ یہ تو غیر مسلم کا جنازہ ہے تو وہ حضرات بولے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ ﷺ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور

ارشاد فرمایا تھا: اَلَیْسَتْ نَفْسًا[20]. کیا وہ انسان نہیں ہے؟" نبی مکرم، نور مجسم ﷺ نے انسانوں کے مابین ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کو ہمدردی اور شفقت کی بنا پر استوار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیرَنَا[21]. "جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے"۔ نبی مکرم ﷺ نے حسن سلوک کا دائرہ مہمان اور پڑوسی تک وسیع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہُ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہُ[22]. "جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے"۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے مومن کے لیے نرمی، رحم و شفقت لازم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تَرَاحَمُوا قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ کُلُّنَا رَحِیمٌ. قَالَ: إِنَّہُ لَیْسَ بِرَحْمَۃِ أَحَدِکُمْ وَلٰکِنْ رَحْمَۃُ الْعَامَّۃِ رَحْمَۃُ الْعَامَّۃِ[23]. جب تک تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم نہ کرو تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص رحم کرنے والا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم اپنے ساتھی پر مہربانی کرو بلکہ تمام لوگوں اور تمام انسانوں سے رحم کرنا مراد ہے"۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے جامع انداز میں دنیا کو امن کا تحفہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَأَمْوَالِھِمْ[24]. "کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام بنی نوع انسان محفوظ رہے اور کامل مومن وہ ہے جو تمام نبی نوع انسان کے جانوں اور مالوں کی حفاظت کرے"۔ ساری مخلوق سے حسن سلوک کی تعلیم کے تناظر میں جبان خارم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّهُمْ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ[25]. "تمام انسان اللہ کی عیال کی مانند ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ انسان اللہ کی عیال سے محبت کرنے والا ہے"۔ جب مکہ میں قحط پڑا تو جناب خاتمی مرتبت ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں کو اناج بھیجا۔ اور فتح مکہ کے دن اپنی جان کے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف فرما دیا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ[26]. "آج تم پر کوئی گرفت نہیں"۔ اصحابِ رسول ﷺ بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے تھے، امیر المومنین جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں جہاں مسلمانوں کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر فرمائے وہاں ذمیوں کے لیے مقرر فرمائے۔ کیونکہ ان کے پیشِ نظر حضور ﷺ کا ارشاد تھا: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ[27]. "کسی مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے جبکہ اسے (اس کا قتل حق سمجھ کر) کرنا کفر ہے"۔ رحمتِ دو جہاں، جناب محمد مصطفی ﷺ نے نگاہ نبوت سے مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی کے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے انہیں خبر دار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ[28]. "میرے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد تم کفر کی عادات میں لوٹ کر باہم خانہ جنگی میں مبتلا مت ہونا"۔ مومن کے خون کی حرمت اور اللہ کریم کے ہاں اس کے شرف کو واضح کرتے ہوئے کریم آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَزَوَالُ الدُّنْیَا أَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ[29]. "بے شک اللہ کریم کے ہاں ایک مسلمان کے (ناحق قتل) سے زیادہ دنیا کی ہلاکت آسان ہے"۔ اور ارشاد فرمایا: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ[30]. "بارگاہِ خداوندی میں کوئی بھی چیز حرمتِ مومن سے زیادہ شرف والی نہیں"۔

رحمتِ دو جہاں ﷺ کا جانداروں سے حسن سلوک

اسلام میں تو جانوروں پر حسن سلوک کرنے سے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ بلکہ جملہ جانداروں سے محبت بھی اللہ کریم کی محبت کا باعث ہے۔ جناب خاتم النبیین ﷺ کے ارشاد کے مطابق مسلمان جب ایک پودا لگاتا ہے، پھر وہ بڑا ہو جاتا ہے اور کوئی انسان یا جانور اس کا پھل کھاتا ہے تو یہ پودا اس انسان کے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے۔ رحمِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ

بِهِ صَدَقَةٌ[31]". کوئی مسلمان جب کوئی پھل اگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے" ۔ایک مرتبہ نبی رحمت ﷺ کے سامنے سے ایک دراز گوش گزرا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ[32]". اللہ تعالی نے اس کے چہرے کو داغنے والے پر لعنت فرمائی ہے" ۔ نبی علیہ السلام نے بہائم کو اپنی خواہشات کے لیے نقصان پہچانے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا[33]". رسول اللہ ﷺ نے کسی ذی روح کو انتقام کا نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے" ۔ دنیا کے تمام مذاہب میں انسانوں سے محبت و الفت کا سبق ملتا ہے۔ باہمی مساوات اور اخوت کا درس ہر مذہب کی مثالی تعلیمات میں سے ہے۔ تاہم دنیا بھر میں سب سے زیادہ قتل و غارت اور فتنہ و فساد کی بنیاد مذہب پر ہونا اہل مذہب پر سوالیہ نشان ہے۔

خلاصہ بحث

انسان قدرت کا حسین شاہکار ہے۔ جو کائنات عالم میں اللہ کریم کے حسن تخلیق کا مظہر اور جملہ مخلوقات میں مرکز و محور کی حیثیت کا حامل ہے۔ عظمت و تکریم کی بنا پر صرف انسانی مال، جان اور عزت و آبرو کو حرمت بخشی گئی ہے انسان کی تخلیق کا مقصد ہی خالق کائنات کی جلوہ نمائی ہے۔ انسانی عظمت و برتری کا راز خلق خدا سے محبت ہے۔ ہر میدان میں کامیابی کی کلید تکریم انسانیت اور محبت خلق ہے۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے عدم تشدد، تکریم انسانیت اور محبت خلق کے جذبات کا فروغ ناگزیر ہے۔ ایمان کی سلامتی، جان و مال اور عزت کا تحفظ، پروردگار کا قرب و معرفت ، اخروی فلاح و نجات، تسخیر کائنات کا حصول، علوم و فنون کی ترقی و اشاعت ، اور اخلاقی اقدار کا فروغ امن و امان کے قیام کے بغیر ناممکن ہے۔ رحمتِ دو جہاں حضرت محمد مصطفٰی ﷺ جنگ کے دوران بھی انسانیت کے احترام کا حکم دیتے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ہے کہ غزوات میں بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں کا خیال رکھا جائے اور ان کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ بغیر امن و امان کے قیام کے عبادت کا تصور ناقص ہے۔ دنیا بھر کے تمام مذاہب انسان کو عزت و تکریم اور شرف عطا کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ نبی علیہ السلام نے بہائم کو اپنی خواہشات کے لیے نقصان پہچانے سے منع کرتے۔

References

[1] Al-Hindi, 'Ala al-Din 'Ali ibn 'Abd-al-Malik Husam al-Din al-Muttaqi (975 AH), Kanz al-Ummal, Musisat al-Resalt, Beirut:1401 AH/1981 AD, Hadith Number: 44154.
[2] Al-Rum: 30:54.
[3] Al-Tin: 95:4.
[4] Bani Israel: 17:70.
[5] Dr, Muhammad Iqbal, "Israr-e-Khudi".
[6] Dr, Muhammad Iqbal, "Payaam-e-Mashriq".
[7]Bani Israel: 17:70.
[8] Hujarat: 49:13.
[9] Hujarat: 49: 11
[10] Al-Jathiyah: 45:13.
[11] Khan, Maulana Wahiduddin, Tazkeer al-Qur'an, Fazli Sons, Karachi, Bani Israel: 70.
[12] Ibrahim: 14:34.

[13] At-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā (209-279 AH), Al-Jāmiʿ, Shirkat Maktaba wa Matabata Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt: 1395 AH, Chapters in Tafsir al-Qur'an, Number of Hadith: 3270.
[14] Aṣbaḥī, Mālik bin Anas bin Mālik (179 AH), The Muwaṭṭaʾ, Musisat Zayd bin Sultan Al-Nahyan, Emirates: 1425 AH, Number of Hadith: 3357.
[15] Bukhāri, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il (194-256 AH), Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Manaqib, Dar Tawq al-Najat Beirut: 1422 AH, Hadith Number: 3560.
[16] At-Tirmidhi, Al-Jāmiʿ, Number of Hadith: 2839.
[17] Dhahbi, Shams al-Din Abu Abd Allah Muhammad bin Ahmad (673-748 AH), Seer Al-Alam al-Nabalah, Dar al-Hadith Cairo: 1427 AH, Chapter Hassan Ibn Ali, p: 328/4.
[18] Asbahani, Abu Na'eem Ahmad bin Abdullah (336-430 AH), Ma'rifah al-Sahaba, Dar Al-Watan for publishing, Riyadh: 1419 AH, p: 3/1198. Ibn Abd al-Barr, Abu Umar Yusuf bin Abd Allah Nimri (368-463 AH), al-Istiyab fi Marafah al-Sahhab, Dar al-Jail, Beirut: 1412 AH, pp. 2/559.
[19] Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Kitab Al-Maghazi, Chapter Wafd Bani Hanifah, Number of Hadith: 4372. Abu Al-Hasan Muslim Ibn Al-Hajjaj Qashiri (204-261 AH), Al-Jaami al-Sahih, Dar Ihyaya al-Trath al-Arabi, Beirut, Kitab al-Jihad wa al-Seer, Number of Hadith: 1764.
[20] Al-Bukhari, Al-Jaami al-Sahih, Kitab Al-Janaiz, Number of Hadith: 1312.
[21] At-Tirmidhī, Al-Jāmiʿ, Chapters of Al-Barr and Silat, Number of Hadith: 1919. Ibn Hanbal, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad (164-241 AH), Al-Musnad, Mussitat al-Rasalat, Beirut: 1421 AH, Musnad Abdullah bin Amr, Number of Hadith: 6733.
[22] Al-Bukhari, Al-Jama'i al-Sahih, Kitab al-Adab, Number of Hadith: 6019. Muslim, Al-Jama'i al-Sahih, Number of Hadith: 47.
[23] Neshapuri, Abu Abdullah al-Hakim Muhammad bin Abdullah (321-405 AH), al-Mustadrik Ali al-Sahiheen, Dar al-Kitab Ulamiyyah, Beirut: 1411 AH, Kitab al-albar wal-silat, and the hadith of Abdullah Ibn Amr, hadith number: 7310. Nasa'i, Abu Abd al-Rahman Ahmad bin Shuaib (215-303 AH), Sunan al-Kubra, Al-Rasalat Institute, Beirut:1421 AH, Kitab Al-Qadaa, Number of Hadith: 5928.
[24] At-Tirmidhī, Al-Jāmiʿ, Chapters of Faith, Number of Hadith: 2627. Ahmad Ibn Hanbal, Al-Masnad, Musnad Abi Hurairah, Number of Hadith: 8931.
[25] Mosuli, Abu Ya'ali Ahmad bin Ali (211-307 AH), Al-Musnad, Dar Al-Ma'mun for Tradition, Damascus, Al-Tabbat al-Awli: 1404 AH, Musnad Thabit Al-Banani by Anas, Hadith Number: 3315.
[26] Tahawi, Abu Ja'far Ahmad bin Muhammad (238-321 AH), Sharh Ma'ani al-Aasaar, Aalam al-Kitab, Beirut: 1414 AH, Kitab al-Sir, Number of Hadith: 5454.
[27] Al-Bukhari, Al-Jaami al-Sahih, Kitab al-Iman, Number of Hadith: 48. Muslim, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Iman, Number of Hadith: 64.
[28] Al-Bukhari, Al-Jaami al-Sahih, Kitab al-Ilam, Number of Hadith: 121. Muslim, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Iman, Number of Hadith: 65.
[29] At-Tirmidhī, Al-Jāmiʿ, Chapters of Al-Diyat, Number of Hadith: 1365.
[30] Tabrani, Abu al-Qasim Sulaiman ibn Ahmad (260-360 AH), Al-Mu'jam al-Saghir, Al-Muktab al-Islami, Beirut: 1405 AH, Number of Hadith: 897.
[31] Al-Bukhari, Al-Jama'i al-Sahih, Kitab al-Mujarah, Chapter Fazl al-Zara' and Al-Ghars, Number of Hadith: 2320. Muslim, Al-Jami'a al-Sahih, Number of Hadith: 1552.
[32] Muslim, Al-Jama'i al-Sahih, Kitab Al-Drabs and Zaina, Hadith Number: 2117.
[33] Musnad Ahmad bin Hanbal, Musnad Abdullah bin Abbas, Number of Hadith: 2479.